۱

یا فتاح

رب یسر بسم الله الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

ہو اُس سیں حمد یا رو اوس خدائی ۔ کہ جینے عرش اور کرسی بنا کی

کیا جینے کو یوں قدرت سیں قایم ۔ رکھا جی بے ستون افلاک دایم

ہوا آب و گل آتش سیں ظاہر ۔ کیا ترکیب جن نے چار عناصر

ہزاراں چاروں سیں وہ تبلا بنایا ۔ کہ جس میں ہا بہید قدرت کا سمایا

ہزاراں اُس تبلے کو وہ باتیں سمجھائیاں ۔ فرشتوں نے ہی جو ہرگز نہ پائیاں

ہزاروں مر گئے اُس جستجو میں ۔ نہ پایا بہید پر اُو کا کسو نیں

زمیں سیں آسمان تگ اڑیکا جاویں ۔ کہیں نہ اس کے حقیقت یک نہ پاویں

کہاں کا میں ہوں اور تو ہی کہاں کا ۔ وہی مالک ہی ملک دو جہاں کا

شہنشاہوں کو دیتا ہی گدائی ۔ گدا کو مرحمت کرتا ہی نت شاہی

بچھونا خاک کا وہ روم کا شاہ ۔ گئے لوٹ وو یا اللہ اللہ

لگا کینے وہاں جو اسکے اوقات ۔ کیوں کیا تمنے ہائے ہیہات ہیہات

ہوا ہر کی چھتری بندوں کی آگی ۔ جنھوں کی شاہ بیٹھے ہیں سیگے

بولاؤ اور قلیات جنکے کتی کہاویں ۔ انہیں یہاں سو کبھی بکری ہاتھہ آویں

رہی ٹوپی نہ شہ کی اور پگڑی ۔ زمیں پر چند مدت ناک رگڑی

کہا یکروز نتہ سینے یا الہی ۔ سزا اپنی سمجھہ کر ماں لی پائی

جسے چاہی تو ہی دیتا ہی عزت ۔ جسے چاہی تو ہی دیتا ہی دولت

بچل لکھہ فوج اور لشکر کہاں ہی ۔ تو ہی ستّار [illegible] جہان ہی

فلک کیسا ہی اور ملک روم کیدہر ۔ کہاں خادم ہیں اور مخدوم کیدہر

خدایا دیکھہ یہہ قدرت ہی تیری ۔ خطا کو معاف کر دی اب یہہ میری

تو چاہی کر تدارک جان کی ساتھہ ۔ اٹھا پر مجھی ایمان کیہ ساتھہ

نظر کر [illegible] کی مجھہ پر الہی ۔ تیری قدرت کی کی میں لی ترائی

خدا کی عجب [illegible] خوش آیا ۔ تماشا کیا ہی قدرت کا دکھایا

ہوا اس روز کیا کرنا خدا کا ۔ وہ شاہِ چین جو محلوں سے نکلا

خدا بن یہاں نہیں کوئی کسی کا ۞ کروتم ذکر یا رب اُسی کا

بلا مرضی یاں جو بندہ میاں کی ۞ اسے نعمت ملے دونو جہاں کی

کہاں رہزن کہاں اُس شاہ کی ذات ۞ یہاں یا حق نئی قدرت کا طلسمات

کہ ایسے حال آدم اپنا مت کہہ ۞ خدا سے یاد میں مشغول ہو رہ

تمت تمام

لعل نولسی بمطابق کتاب چهپا به بدست غریب سید مخدوم در ماه ذی الحجه ۱۲۰۱ سنه

بروز شنبه باتمام رسید تمت

الٰهی بیامرز خوانندہ را م م م م م م م م م م تو جنت عطا کن نویسندہ را

م م م م م م م

م م م م م

م م م

م